اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قبر پرستی کا بڑھتا ہوا رجحان

اسلام کی اساس اور بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔"بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لاالہ الااللہ وان محمد رسول اللہ واقام الصلاۃ وایتاء الزکاۃ وصوم رمضان وحج البیت من استطاع الیہ سبیلا" اس بات کی شہادت اور گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا' زکاۃ ادا کرنا' رمضان کے روزے رکھنا اور اگر طاقت رکھے تو بیت اللہ کا حج کرنا۔ ایک صحابی نے آپ سے نصیحت چاہی تو آپ نے درج بالا باتیں ارشاد فرمائیں۔ تو اس نے یہ کہتے ہوئے واپسی کی راہ لی کہ میں نہ اس میں کمی کرونگا۔ اور نہ ہی زیادتی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر یہ اپنی بات میں سچا ہے تو نجات پا گیا۔ گویا انسان کی نجات اور کامیابی کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ارکان اسلام پر استقامت دیکھائے۔ اور ان پر عمل کرے۔

اسلام انتہائی آسان دین ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور عبودیت کا درس دیتا ہے۔ بت پرستی قبر پرستی اور شخصیت پرستی سے انسان کو آزاد کرتا ہے۔ توحید اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ جس کا اقرار کر کے ہی دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے۔ ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کو ہی اپنا خالق اور مالک رازق مشکل کشا اور حاجت روا سمجھتا ہے۔ ہر خوشی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔ دکھ اور غم میں اسی سے مدد مانگتا ہے۔

اس کائنات پر اسلام کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے توحید کے ذریعے تمام معبودان باطلہ کا خوف دل سے نکال دیا۔ کوئی وقت تھا۔ کہ لوگ بڑے بڑے شجر و حجر کو یہ سمجھ کر ہاتھ نہ لگاتے کہ مبادا

یہ ہمیں نقصان پہنچائیں اور انسان ان نعمتوں سے محروم چلا آتا تھا۔لیکن توحید کی نعمت سے سرفراز ہونے کے بعد یہ خوف جاتا رہا۔اور دیکھتے ہی دیکھتے دنیا میں ترقی کے دروازے کھل گئے۔

برصغیر میں ہندو تہذیب کی جڑیں بہت گہری ہیں۔اسلام کی آمد کے بعد اگرچہ ہر طرف توحید کا پرچار ہوا اور لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔لیکن بعض رسومات اس قدر گہری تھیں کہ وہ ان سے نہ نکل سکیں۔ خصوصاً مسلمان صوفیاء نے لوگوں کے سامنے جو اسلام پیش کیا اس میں بہت سی خرافات بھی شامل تھیں۔ اور ہندو تہذیب سے مماثلت رکھتی تھیں۔لوگ اپنی حاجت کے لیے ان کے حضور نذر و نیاز پیش کرتے۔ اور منتیں مانتے۔اور ان کے انتقال کے بعد بڑی شان وشوکت سے انکی قبر کو زیارت گاہ بنا ڈالتے۔آج پورے پاک وہند میں ایسی سینکڑوں قبریں ہیں۔جہاں لوگ قصداً جاتے ہیں۔اور انکی نیت نیکی اور عبادت کی ہوتی ہے۔بعض قبروں پر طواف ہوتا ہے۔تو بعض پر لوگ سجدہ ریز ہوتے ہیں۔قیمتی سے قیمتی چادروں سے قبر پوشی کرتے ہیں۔خصوصاً پنجاب میں کوئی حکمران اس وقت تک۔کام کا آغاز نہیں کرتا جب تک حضرت علی ہجویری کی قبر پر حاضری نہ دیں لیں۔اور باقاعدہ اہتمام سے چادر پوشی کی رسم ادا ہوتی ہے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔حالانکہ اسلام نے قبروں کی زیارت پر خصوصی تعلیم دی ہے۔

قرآن حکیم میں زیارت قبر کا کوئی حکم موجود نہیں ہے اور نہ ہی کسی نبی نے اپنے پیش رو کسی نبی کی قبر کی زیارت کی۔حتی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بیت المقدس کا سفر کیا۔تو آپ کسی پیغمبر کی قبر پر نہ گئے۔حالانکہ پیشتر انبیاء بیت المقدس کے اردگرد مدفون ہیں۔

البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات سے یہ بات ملتی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "کنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فانها تذهد فى الدنيا وتذكر الاخرة" شروع میں قبروں کی زیارت سے منع کر دیا گیا تھا۔وجہ معلوم ہے کہ عرب بت پرست تھے۔اندیشہ تھا کہ بعض لوگ دوبارہ قبر پرستی کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔اور بعد میں اسکی اجازت دے دی۔اس اجازت سے مراد مسلمانوں کا عام قبرستان ہے۔خاص قبر نہیں ہے۔اور اسکا فلسفہ یہ ہے کہ اس سے دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے اور آخرت کی فکر لاحق ہوتی ہے۔

دنیا میں اگر کسی کی قبر زیارت گاہ کا درجہ پاتی تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر ہوتی۔ مگر آپ نے خود اپنے حوالے سے ارشاد فرمایا "لا تجعلوا قبری عیدا وصلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم" کہ میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا۔ بس میرے اوپر درود بھیجو تمھارا درود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے' چاہے تم کہیں بھی ہو۔

قبروں کو سجدہ گاہ بنانا یہود ونصاری کا شیوہ تھا۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ نے بیماری کے آخری ایام میں ارشاد فرمایا "لعن اللہ الیہود والنصاری اتخذوا قبور انبیائھم مساجدا" گویا قبروں پر سجدہ کرنا ملعون عمل ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "لعن اللہ زائرات القبور والمتخذین علیھا المساجد والسرج" آپ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو قبر پر جاتی ہیں۔ نیز ان کو سجدہ گاہ بنانا۔ اور چراغاں کرنا بھی ملعون عمل ہے۔ اسی طرح قبروں پر مجاور بن کر بیٹھنے کی بھی ممانعت فرمائی "نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یجصص القبر وان یبنی علیہ وان یقعد علیہ" قبر کو پختہ کرنا عمارت بنانا اور ان پر بیٹھنا منع ہے۔

صحابہ کرام جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دلی محبت تھی۔ اور آپ کے ایک ارشاد پر کٹ مرنے کے لیے تیار رہتے تھے۔ اگر قبر کو پختہ کرنے، چراغاں کرنے اور مجاور بننے کی اجازت ہوتی تو سب سے پہلے وہ یہ عمل کرتے۔

ان واضح تعلیمات کے بعد بھی اگر مسلمان اس کے برخلاف عمل کریں۔ اور صالحین اور علماء کی قبروں کو زیات گاہ بنالیں۔ سجدہ کریں، چادر پوشی کریں، ان کا طواف کریں۔ تو پھر ہلاکت یقینی ہے۔

آج پاکستان میں لاتعداد ان گنت ایسی قبریں ہیں۔ جو لوگوں کی توجہ کا مرکز ہیں۔ لوگ دور دراز کا سفر طے کر کے ہزاروں روپیہ خرچ کر کے ان مقامات پر پہنچتے ہیں۔ اپنا عقیدہ اور ایمان قربان کرتے ہیں۔ شرک وبدعات کا کھل کر اظہار کرتے ہیں۔ تمام خرافات کو نیکی سمجھ کر ادا کرتے ہیں۔ ڈھول کی تھاپ پر دھمال، رقص کرتے ہیں۔ لچے لفنگے مجاوروں کو نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ بے نماز اور غلیظ گندے برہنہ

ملنگوں سے تبرک حاصل کرتے ہیں۔ غرض اخلاقیات کی تمام حدوں کو پھلانگ جاتے ہیں۔

- پاکستان کی کوئی بڑی شاہراہ ایسی نہیں جس پر ایسے مزار نہ بنے ہوں۔ ان میں ننانوے فیصد فرضی من گھڑت ہیں۔ اور محض پیسے بٹورنے کے لیے چند جھنڈے گاڑھ دیئے جاتے ہیں۔ اور دوکان داری شروع ہو جاتی ہے۔

اس ضمن میں ایک مکتبہ فکر کے لوگ بہت زیادہ پیش پیش ہیں۔ وہ نماز، روزہ، زکاۃ، حج کی بجائے کسی مزار یا قبر پر حاضری کو ضروری سمجھتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اب صاحب قبران کی تمام مرادیں نہ صرف پوری کرے گا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے بھی عبادات کو معاف کرائے گا۔ **لا حول ولا قوۃ الله بالله**. ہمارے نزدیک اس مکتبہ فکر کے علماء مجرم اعظم ہیں۔ جو بجائے خود ان کو روکنے کے انہیں مزارات کی زیارت کے آداب اور اجر وثواب سے آگاہ کرتے ہیں۔ قبروں پر جانے کے لیے باقاعدہ مہم چلاتے ہیں۔ چندہ جمع کرتے ہیں۔ اور اپنی قیادت میں لوگوں کو لیکر جاتے ہیں۔ انہیں ضرور غور وفکر کرنا چاہیے کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں۔ یہ اسلام کی خدمت نہیں ہے۔ بلکہ لوگوں کے عقیدے کو خراب کرتے اور انہیں شرک میں مبتلا کرتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین کی کھلے عام مخالفت کرتے ہیں۔ آپ نے بڑی صراحت کے ساتھ ارشاد فرمایا۔ "**لا تشد الرحال الا ثلاثة مساجد المسجد الحرام والمسجد ی ھذا والمسجد الاقصی**" "مسجد الحرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ کسی اور جگہ قصداً سفر نہیں کرنا چاہیے۔ جو ایسا کرتا ہے وہ پیارے پیغمبر کی مخالفت کرتا ہے۔

تمام دینی حلقوں کو قبر پرستی کے موجودہ رجحان کی حوصلہ شکنی کرنا چاہیے۔ اور اپنے زیر اثر لوگوں کو حقیقی احوال سے آگاہ کرنا چاہیے۔ اسلام کے عقیدہ توحید سے لوگوں کو مکمل آگاہ کرنا چاہیے۔ یہی خیر خواہی ہے۔

اسی طرح حکومت کو بھی چاہیے کہ وہ قبر پرستی اور من گھڑت مزارات کے خلاف کاروائی کریں۔ شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔ جسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی یقینی ہے۔ اور موجودہ حالات اسی کا نتیجہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح عقیدہ نصیب فرمائے۔ آمین۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆